



بہ فیضِ صحبتِ ابرار یہ دردِ محبت ہے
بہ اُمیدِ نصیحتِ دوستو اس کی اشاعت ہے



ایضاً اور اسکے احکام و مسائل

از رفادرات

حضرت سیم الامت مجدد ملت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی صاحب نور اللہ قوہ

فالیس و ذریعہ

حضرت صوفی محمد اقبال قریشی صاحب مدظلہم العالی

زیر سرپرستی: یادگار خانقاہ امدادیہ شریفیہ
042-6570371
042-6373510
جامعہ مسجد قدسیہ بالمقابل چڑیا گھر و شاہراہ قائد اعظم، لاہور پوسٹ نمبر 2074 پوسٹ کوڈ نمبر 54000

نفییر آباد، باغبانپورہ، لاہور۔ پوسٹ کوڈ نمبر
54000
042-6861584, 6551774

نشر: انجمن احیاء السنۃ

القول العزیز

گاہ ہی میں جو خستیاوی

نہ پڑا غم یہ اختیار کی پیچھے

عبادت کیے جانے کو نہ آئے

نہ دہی کو بھی چھوڑ سائی کی پیچھے

مجزوب رحمۃ اللہ علیہ



ایضاً اور اسکے احکام و مسائل

از رافقہ اورت

حضرت سید الامت محمد دہلوی سے لانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی صاحب قرآن المدنی



زیر نگرانی: یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ پوسٹ بکس نمبر: 2074 جامع مسجد تھانویہ
بالمقابل پریسنگ ہاؤس شاہ روفانہ قاری عظیم لاہور۔ پوسٹ کوڈ نمبر: 54000 ☎ 6373310 - 042

ناشر: انجمن احیاء السنۃ (رجسٹرڈ)

042-336767-

نئی آباد، باغبان پورہ، لاہور۔ پوسٹ کوڈ نمبر: 54920 ☎



نام کتاب: ایصالِ ثواب اور اس کے احکام و مسائل
نام تالیف: حضرت صفی محمد اقبال قریشی صاحب کرامت
از افادات: حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی صاحب کرامت
کتابت: محمد علی زاہد
ناشر: انجمن احياء السنۃ، نفيں آباد۔ باغبانپورہ۔ لاہور

پلنے کے پتے

لٹریچر کی ترسیل بذریعہ ڈاک صرف ان پتوں سے ہوتی ہے

یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

جامع مسجد قدسیہ بالمقابل چڑیا گھر، شاہراہ قائد اعظم، لاہور۔ پوسٹ کد نمبر: 2074

پوسٹ کارڈ نمبر: 54000 فون: 042 - 6373310

E-mail: khanqahlhr@hotmail.com

انجمن احياء السنۃ
نفيں آباد، باغبانپورہ لاہور

پوسٹ کارڈ نمبر 54920 فون: 042 - 6551774

ڈاکٹر اہل بیت
عبدالقیوم
خلیفہ مجاز: عارف اللہ حضرت اقدس
مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب کرامت



32- راجپوت بلاک، نفيں آباد، باغبانپورہ لاہور پوسٹ کارڈ نمبر 54920 فون: 042 - 6551774

Mob: 0300-0321-0334-0313-9489624 ,

فصل اللات

- ۱ ایصالِ ثوابِ دعائے میت کی تاکید
- ۲ اموات کو طاعتِ بدنیہ و مالیہ کا ثواب پہنچتا ہے، دلائلِ احادیث
- ۷ ایصالِ ثواب کی حقیقت
- ۷ ایصالِ ثواب کے لیے ختمِ قرآن پر اجرت لینا باطلاقِ جائز نہیں
- ۸ ایصالِ ثواب کا احسن طریقہ
- ۹ تلاوتِ کلامِ پاک کے ایصالِ ثواب کا احسن طریقہ
- ۹ مردہ کو ثواب پہنچتا ہے اصل چیز خیرات شدہ نہیں پہنچتی
- ۱۰ ایصالِ ثواب کرنے کے بعد عامل کو بھی پورا ثواب ملتا ہے
- ۱۱ ایصالِ ثواب کی تقسیم
- ۱۳ عباداتِ مالیہ کا ثواب افضل ہے
- ۱۳ ایصالِ ثواب کا ایک ادب
- ۱۳ ایصالِ ثواب کے بارے میں حکیم الامت تھانوی کا معمول مبارک
- ۱۳ ارواحِ بزرگان کے ایصالِ ثواب میں نیت
- ۱۴ قبر پر جا کر ایصالِ ثواب کرنے کی مصلحتیں
- ۱۵ قبر پر ایصالِ ثواب کس طرح کرنا چاہیے؟
- ۱۷ اختتام پر نصیحت
- ۱۹ ایصالِ ثواب کا طریقہ

ایصالِ ثواب

اور اس کے احکام و مسائل

ایصالِ ثواب و دعائیت کی تاکید از قولِ باری تعالیٰ
وَالَّذِينَ
بَجَاءُوا

مَنْ بَعْدَ هَمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا
بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ
رَؤُوفٌ رَحِيمٌ ○ (پ ۲۸، سورۃ اسحٰر، آیت ۱۰)

ترجمہ: اور ان لوگوں کا جو ان کے بعد آئے جو دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے
پروردگار ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان
لاچکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ ہونے
دیجئے۔ اے ہمارے رب آپ بڑے شفیق رحیم ہیں۔

ف: اس میں سابقین کے لیے دعا کرنے کی ترغیب ہے اور صوفیا کی عادت
لازمہ ہے اپنے سلف کے لیے دعا اور ایصالِ ثواب کرنے کی۔
(مسائل اسلوک من کلام ملک الملوک)

ہوات کو طاعاتِ بدنیہ و مالیہ کا ثواب پہنچتا ہے، دلائل احادیث

۱۔ الْحَدِيثُ مَا الْمَيِّتُ فِي قَبْرِهِ إِلَّا كَالغَرِيقِ الْمَبْعُوثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةَ تَلْحِقُهُ مِنْ أَبِيهِ أَوْ مِنْ أَخِيهِ أَوْ صَدِيقٍ لَهُ لِحَدِيثِ أَبُو مَنْصُورٍ الَّذِي يَلْبَسِي فِي مُسْنَدِ الْفَرَزْدَوَسِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَفِيهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ اللَّهُ هَبْنِي حَدَّثَ عَلِيٌّ هَشَّامُ بْنُ عَمَّارٍ بِحَدِيثِ بَاطِلٍ وَ تَمَامُهُ فَإِذَا لِحَقَّتْهُ كَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَإِنَّهُ هَدَايَا الْأَحْيَاءِ لِلْأَمْوَاتِ الدُّعَاءُ وَالْإِسْتِغْفَارُ -

ترجمہ: میت کی حالت قبر میں ایسی ہے جیسے ڈوبتا ہوا اور مدد چاہتا ہوا۔ (اسی طرح مردہ) منتظر دعا کارہتا ہے جو اس کو اس کے باپ کی یا بھائی کی یا کسی دوست کی طرف سے پہنچ جاتے اور تمہہ حدیث کا یہ ہے کہ جب وہ دعا اس کو پہنچتی ہے تو وہ اس کے نزدیک تمام دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔ احیاء کے ہلایا ہوات کے لیے دعا و استغفار ہیں۔

ف: یہ صریح ہے اس میں کہ احیاء کے اعمالِ اموات کو نافع ہوتے ہیں خواہ دعا ہو جیسا اس حدیث میں ہے خواہ طاعاتِ مالیہ ہو، خواہ طاعاتِ بدنیہ ہو جیسا دوسری نصوص میں ہے۔

۲۔ عَنْ صَالِحِ بْنِ دَرَاهِمَ يَقُولُ إِذْ نَطَقْنَا حَاجِبِينَ فَإِذَا رَجُلٌ فَقَالَ إِلَى جَنَّتِكُمْ قَرِيَّةٌ يُقَالُ لَهَا الْإِبْدَةُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنْ

يُضْمَنُ لِي أَنْ يُصَلِّيَ لِي فِي الْمَسْجِدِ الْعِشَاءَ رَكَعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا
وَيَقُولُ هَذَا لِأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ خَلِيصِي
أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ
الْعِشَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَهِدَاءَ لَا يَقُومُ مَعَهُ شَهِدَاءٌ بَدَلٍ غَيْرَهُمْ

(رواه ابوداؤد)

ترجمہ: صحیح بن درہم سے روایت ہے کہ ہم حج کرنے چلے تو ایک شخص
ملے اور کہنے لگے کہ کیا تمہارے قرب میں کوئی گاؤں ہے جس کو ابلہ کہتے ہیں
ہم نے کہا ہے۔ کہنے لگے تم میں کوئی شخص اس بات کی ذمہ داری کر سکتا
ہے کہ میری طرف سے مسجدِ عشاء میں دو رکعت یا چار رکعت پڑھے اور کہہ
دے کہ یہ ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی طرف سے ہے میں نے اپنے
محبوب قلبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسجدِ عشاء
کو قیامت کے دن کچھ شہداء اٹھائے گا تو شہداء بدہ کے ساتھ بجز ان
کے کوئی نہ اٹھے گا۔

ف: اس حدیث میں سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے
پڑھنے کو اور اس کہنے سے کہ یہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے ہے
بجز اس کے کچھ معنی نہیں کہ اس کا ثواب سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کو ملے۔ اس لیے ایصالِ ثواب کے متعلق دو امر ثابت ہوئے۔ ایک یہ کہ
جس طرح عبادتِ مالیہ کا ثواب پہنچتا ہے اسی طرح عبادتِ بندگیہ کا ثواب
بھی پہنچتا ہے۔ دوسرے یہ کہ جس طرح میت کو ثواب پہنچتا ہے اسی طرح

زندہ کو بھی پہنچتا ہے۔ کیوں کہ شیخ شخص سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
تھے اور اس وقت زندہ تھے۔ (تکشف عن مہمات التصوف صفحہ ۶۳)

۳. أَخْرَجَ أَبُو مُحَمَّدٍ السَّمَرَقَنْدِيُّ فِي فَضَائِلِ قُلِّ هُوَ اللَّهُ عَنْ
عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا مَنْ مَرَّ عَلَى الْمَقَابِرِ وَقَرَأَ قُلُّ هُوَ
اللَّهُ أَحَدٌ أَحَدٌ عَشْرَةَ مَرَّةً ثَمَّ وَهَبَ أَجْرًا عَلَى الْأَمْوَاتِ
أَعْطَى مِنَ الْأَجْرِ بَعْدَ الْأَمْوَاتِ - (شرح الصدور امام سیوطی)
ترجمہ: قلُّ ہوا اللہ (سورۃ اخلاص) کے فضائل میں ابو محمد سمرقندی رحمۃ اللہ
علیہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں
کہ جو شخص قبرستان میں گزرے اور گیارہ مرتبہ قلُّ ہوا اللہ پڑھ کر قبرستان
کے مردوں کو بخش دے تو پڑھنے والے کو اتنا ثواب ملے گا جس قدر
مردے قبرستان میں ہیں۔

۴. أَخْرَجَ أَبُو الْقَاسِمِ سَعْدُ بْنُ عَلِيٍّ الزَّنْجَانِيُّ فَوَائِدَهُ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَرْفُوعًا مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ
ثُمَّ قَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلُّ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْهَيْكَلُ التَّكَاثُرُ
قَالَ اللَّهُ إِنِّي جَعَلْتُ ثَوَابَ قِرَائَتِي مِنْ كَلَامِكَ لِأَهْلِ الْمَقَابِرِ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كَأَنِّي شَفَعَاءُ لَهُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى -
(شرح الصدور بشرح حوال المواتی وقبور)

ترجمہ: ابوالقاسم سعد بن علی الزنجانی سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے اس کے فضائل میں بیان کرتے ہیں کہ جو شخص قبرستان میں گزرے

اور سورۃ احمد، قل ہو اللہ اور اللکم التکاثیر، پڑھے اور کہے الہی میں نے اس پڑھنے کا ثواب اس قبرستان کے مسلمان مردوں اور عورتوں کو بخشا، تو وہ سب مرنے روز جزا اس کی شفاعت کریں گے۔

۵۔ أَخْرَجَ عَبْدُ الْعَزِيزِ صَاحِبُ الْخَلَالِ بِسَنَدٍ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ فَقَرَأَ سُورَةَ يُسُ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَكَانَ لَهُ بِعَدِّ دِمْنٍ فِيهَا حَسَنَاتٍ - (شرح الصدور شرح حوال الموتى ولقبوا) ترجمہ: عبد العزیز صاحب خلخال نے بروایت سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شخص قبرستان میں آئے پھر سورۃ یسین پڑھے اس قبرستان کے جن مردوں کو عذاب ہو رہا ہے خدا تعالیٰ اس میں تخفیف فرمادیتے ہیں اور پڑھنے والے کو اتنا ثواب ہوتا ہے جس قدر مردے قبرستان میں ہیں۔

ف: حدیث نمبر ۳، ۴، ۵ میں قبرستان سے گزرتے وقت تلاوت کلام پاک کر کے ایصالِ ثواب کرنے والے کا بھی ثواب باقی رہتا ہے۔ یہ نہیں کہ ایصالِ ثواب کرنے کے بعد ایصالِ ثواب کرنے والے کو کچھ نہ ملے۔ سبحان اللہ حق سبحانہ و تعالیٰ کی کتنی رحمت ہے!

۶۔ رَوَى التِّرْمِذِيُّ فِي بَابِ الْمُتَصَدِّقِ يَرِثُ صَدَقَةً عَنْ امْرَأَةٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَأَنْ عَلَيْهَا (أَي عَلَى أُخْتِي) صَوْمُ شَهْرٍ قَالَ صَوْمِي عَنْهَا (الحدیث)

قُلْتُ : هُوَ أَصْلٌ فِي وَصُولِ ثَوَابِ الْعِبَادَةِ الْبَدَنِيَّةِ كَمَا مَذْهَبُ
 الْحَنْفِيَّةِ وَلَا يَلْزَمُ مِنْهُ كِفَايَةُ هَذَا الصَّوْمِ، لِإِحْتِمَالِ أَنْ
 يَكُونَ مَقْصُودَ الْمَسْئُولِ مُطْلَقَ النَّفْعِ لَهَا وَدَلَّ حَدِيثُ أَمْرِ
 أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَجُلًا أَنْ يُصَلِّيَ رُكْعَتَيْنِ فِي
 مَسْجِدِ الْعِشَاءِ وَهَذِهِ لَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى
 وَصُولِ الثَّوَابِ إِلَى الْحَيِّ وَيَدُلُّ تَضْحِيحَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أُمَّتِهِ عَلَى وَصُولِهِ إِلَى مَنْ سَيُولَهُ -
 وَذَكَرْتُ الْمَسْئَلَتَيْنِ تَبَعًا الْمَسْئَلَةَ الْبَابِ (بوادرنوادرج اص ۱۸)

ترمذی باب صدقہ میں ہے کہ ”ایک عورت نے کہا کہ میری ماں کے ذمہ مہینے
 کے روزے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی طرف
 سے روزے رکھ لو۔“ یہ حدیث شریف اس پر دلالت کرتی ہے کہ عبادات
 بذریعہ کا ثواب پہنچتا ہے۔ جیسا کہ حنفیہ کا مذہب ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب
 نہیں کہ اس کے روزے اس کو مطلقاً کافی ہو جائیں گے اور سیدنا حضرت
 ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حکم فرمانا کہ ”کوئی مسجدِ عشاء میں دو رکعتیں
 پڑھے اور کہے یہ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے ہیں“ اس بات پر
 دلالت کرتا ہے کہ زندوں کو بھی ثواب پہنچتا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وبارک وسلم کا اپنی اُمت کی طرف سے قربانی فرمانا اس پر دلالت کرتا
 ہے کہ جو لوگ آئندہ پیدا ہونے والے ہیں ان کو بھی ثواب پہنچ سکتا ہے۔

ایصالِ ثواب کی حقیقت

وصولِ ثواب کے لیے اس پر اقول
عامل کو ثواب ملنا شرط ہے اور ثواب

ملنے کے لیے ایمان شرط ہے پس غیر مومن کے اس عمل یعنی اعطاء و انفاق کا ثواب
نہیں پہنچ سکتا۔ (امداد الفتاویٰ جلد ۱، صفحہ ۵۴۶)

پس اگر اپنے کسی عمل کا ثواب پہنچانا مقصود ہو تو چاہیے کہ خود پہلے وہ عمل کرے
یہ نہیں کہ عمل کرنے سے پہلے ہی اس کا ثواب کسی کو بخش دے مثلاً اگر کسی غریب
یا مسکین کو کھانا کھلا کر ایصالِ ثواب کرنا ہو تو اس مسکین کے کھانا کھا چکنے کے بعد ایصال
ثواب کرنا چاہیے اور بارگاہِ ایزدی میں دست بدعا ہو کر بہ خشوع و خضوع عرض کرے
کہ یا اللہ میرے اس عمل کو قبول فرما اور اس کا ثواب فلاں فلاں مُردہ کو پہنچا دے۔

رد المحتار، جلد ۱، صفحہ ۹۶۳ میں ہے :

وَيَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا تيسَّرَ لَهُ إِلَى قَوْلِهِ اللَّهُمَّ أَوْصِلْ ثَوَابَ مَا قَرَأْتَهُ
إِلَى فُلَانٍ أَوْ لِأَيِّهِمْ - یعنی قرآن پاک میں سے جو پڑھنا اسے آسان معلوم
ہو پڑھے اس کے بعد یوں کہے کہ اے اللہ جو میں نے پڑھا ہے اس کا ثواب
فلاں کو یا ان کی طرف پہنچا دے۔

ایصالِ ثواب کے لیے تم قرآن پر اجرت لینا باتفاق جائز نہیں

علامہ شامی نے در مختار کی شرح میں اور اپنے رسالہ شفاء لعلیل میں بڑی تفصیل

لے۔ پہلی میں ہے کہ انسان اپنے عمل کا ثواب اپنے غیر کے لیے قرار دے خواہ وہ نماز ہو کہ روزہ کہ صدقہ
(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۴۵۱) یہ ہے ایصالِ ثواب کی حقیقت - (بندہ ہتھر قریشی غفرلہ)

اور قوی دلائل کے ساتھ یہ بات واضح کر دی ہے کہ تعلیم قرآن وغیرہ پر اجرت لینے کو جن متاخرین فقہانے جائز قرار دیا ہے اس کی علت ایک ایسی دینی ضرورت ہے جس میں خلل آنے سے پورے دین کا نظام مختل ہو جاتا ہے اس لیے اس کو ایسی ہی ضرورت کے مواقع میں محدود رکھنا ضروری ہے اس لیے مردوں کو ایصالِ ثواب کے لیے ختم قرآن کرانا یا کوئی دوسرا وظیفہ پڑھوانا اجرت کے ساتھ حرام ہے کیوں کہ اس پر کسی دینی ضرورت کا مدار نہیں اور اجرت لے کر پڑھنا حرام ہوا تو اس طرح پڑھنے اور پڑھانے والے دونوں گنہگار ہوتے اور جب پڑھنے والے کو کوئی ثواب نہ ملا تو وہ میت کو کیا پہنچائے گا؟

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات پر فقہانے کی بہت سی تصریحات تاج شریعت عینی شرح ہدایہ حاشیہ خیر الدین اور بحر الرائق سے نقل کی ہیں اور خیر الدین رٹلی کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ ایصالِ ثواب کے لیے قبر پر قرآن پڑھوانا یا اجرت دے کر ختم کروانا صحابہ کرام و تابعین اور اسلافِ اُمت سے کہیں منقول نہیں، اس لیے بدعت ہے۔ (تفسیر معارف القرآن جلد ۱ صفحہ ۱۴۹۔ از سیدی و مرشدی حضرت مولانا مفتی محمد شفیع ر) فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۴۵۵ میں ہے کہ ”ثوابِ میت کو پہنچانا بلا قید تاریخ وغیرہ اگر ہو تو عینِ ثواب ہے اور جب تحقیقات اور التزامات مروجہ ہوں تو نا درست اور قابلِ مواخذہ ہو جاتا ہے۔“

ایصالِ ثواب کا حسنِ یقینہ

سب سے فضل اور بہتر صورت تو یہی ہے کہ مستحقین کو نقد تقسیم کر

دیا جائے کیوں کہ نہ معلوم انہیں کیا ضرورت ہے۔ دوسرا درجہ یہ ہے کہ خشک جنس

دی جاتے کہ جب جی چاہے گا پکا کر خود کھالے گا تیسرے درجہ کی صورت میں بچے پکا کر خود کھلایا جائے اور اس کی بہتر صورت میں ہے کہ روزانہ ایک دو خوراک پکا کر مستحقین کو کھلایا جائے۔ ایک دم پکانے میں مستحق اور غیر مستحق سب جمع ہو جاتے ہیں بلکہ زیادہ برادری ہی کھاتی ہے جیسا کہ رسم ہے۔ (انفاس علیی جلد ۲، صفحہ ۲۱۵)

تلاوتِ کلامِ پاک کے ایصالِ ثواب کا حسن طریقہ | قرآن شریف میں ایصال

ثواب کے لیے احباب خاص سے کہہ دیا جائے کہ اپنے اپنے مقام پر حسبِ توفیق پڑھ کر ثواب پہنچادیں۔ اجتماعی صورت اس میں بھی مناسب نہیں کیوں کہ اس میں اکثر اہل میت کو جملانا ہوتا ہے خلوص نہیں ہوتا۔ (انفاس علیی جلد ۲، صفحہ ۲۱۵)

مردہ کو ثواب پہنچتا ہے اہل چیز خیرات شدہ میں پہنچتی | عوام کا یہ عقائد

ہے کہ جو چیز صدقہ کی جائے مردہ کو وہی پہنچتی ہے چنانچہ بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ حضرات شہیدانِ کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لیے ایصالِ ثواب کے لیے محرم میں شربت پلاتے ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ شربت کا ثواب شربت کی صورت میں ہی پہنچتا ہے یہ غلط ہے۔ حالانکہ نص سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ کے یہاں نیت اور قوے پہنچتا ہے دوسرے ان کے فعل سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے نزدیک حضراتِ شہداء کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی تک پیاسے ہیں۔

(تکمیل الانعام فی صورتہ ذبح الانعام صفحہ ۲)

ایصالِ ثواب کرنے کے بعد مل کو بھی پورا ثواب ملتا ہے

فی شرح الصدور بتخریج الطبرانی :

عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَصَدَّقَ أَحَدُكُمْ صَدَقَةً تَطَوُّعًا فَلْيَجْعَلْهَا عَنْ أَبِيهِ فَيَكُونَ لَهُمَا أَجْرُهَا وَلَا يُنْقَصُ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ

شرح الصدور میں بحوالہ طبرانی حضرت ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم نے کہ اگر تم میں سے کوئی ایک نفل صدقہ کرے پھر اس کا ثواب اپنے ماں باپ کے لیے کر دے تو اس کا ثواب ان دونوں کو ملے گا اور اس کے ثواب میں سے کچھ کم نہ ہوگا۔

یہ حدیث نص ہے اس میں کہ ثواب بخش دینے میں بھی عامل کے پاس

پورا ثواب رہتا ہے اور صحیح مسلم کی حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے :

مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أَجْرِ شَيْءٍ أَوْ كَمَا قَالَ -

یعنی جس شخص نے کسی کو نیک بات بتلائی پس اس کے لیے اجر ہے اور اس کے لیے بھی اجر ہے جس نے اس پر عمل کیا اور عمل کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔

وجہ تائید ظاہر ہے کہ دوسرے شخص کی طرف تعدیہ ثواب سے بھی عامل کا ثواب

کم نہیں ہوتا اتنا فرق ہے کہ حدیث طبرانی میں تعدیہ بالقصد ہے اور حدیث مسلم میں

بلا قصد سو یہ فرق حکم مقصود میں کچھ موثر نہیں اور فقہانے بھی ان روایات کے مدلول کو بلا تاویل متلفی بالقول کیا ہے :

كَمَا فِي رَدِّ الْمُخْتَارِ عَنْ زَكَاةِ الثَّاقِبِ رَحَائِبِ عَنِ الْمُحِيطِ الْأَفْضَلِ
لِمَنْ يَتَّصِدَّقُ نَفْلًا أَنْ يَنْوِيَ بِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
رَلَانَهَا فَصَلِّ إِلَيْهِنَّ وَلَا يُنْقِصُ مِنْ أَجْرِ شَيْءٍ -

یعنی اگر کوئی نفل صدقہ میں یوں نیت کرے کہ اس کا ثواب مومنوں اور مومنات کو پہنچے تو ان کو ثواب پہنچے گا اور ایصالِ ثواب کرنے والے کے اجر میں کمی نہ ہوگی۔

لاز اس میں اتحر کے ذوق میں یہ ہے کہ معافی میں توسع اس قدر ہے کہ تعدیہ الی محل الآخر سے بھی محل اول سے زوال نہیں ہوتا بلکہ تعدیہ علوم و فیض میں مشاہدہ ہے بخلاف عیان کے کہ وہاں ایسا نہیں بلکہ ہبہ کرنے کے بعد شی موہوب ہب کے پاس نہیں رہتی۔ و ذکر العارف الرومی فی المثنوی بعض آثار لتوسع لمعنوی فقال ۛ

در معانی قسمت و اعداد نیست در معانی تجزیہ و افراد نیست

(کمالات اشرفیہ صفحہ ۳۹۱، بواور لنوا در صفحہ ۳۵۳، امداد الفتاویٰ محبوب جلد ۱ صفحہ ۵۱۳، ۵۱۴)

سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب
مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے وجدان میں دوں

ایصالِ ثواب کی تقسیم

کو برابر ثواب پہنچتا ہے۔ قطب عالم حضرت مولانا رشید محمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا کمان اس کے خلاف تھا۔ (ملفوظات کمالات اشرفیہ صفحہ ۱۹۱)

حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد علی صاحب
الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسار کیا تو جواباً تحریر فرمایا :

سُئِلَ ابْنُ الْحَجَرِ الْمَكِّيُّ عَمَّا تَوَقَّرَ لِأَهْلِ الْمُقْبَرَةِ الْفَاتِحَةَ هَلْ قَسَمَ الثَّوَابَ بَيْنَهُمْ أَوْ يَصِدُّ رُكْلٌ مِنْهُمْ ثَوَابَ ذَلِكَ كَامٍ فَأَجَابَ بِأَنَّهُ أُفْتِيَ جَمْعُهُ بِالثَّانِي وَهُوَ اللَّائِقُ بِسَبْعَةِ أَلْفٍ

(شامی جلد ۱ صفحہ ۹۴۴)

یعنی ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کچھ پڑھ کر قبرستان والوں کو بخشا جائے تو کیا وہ ثواب تقسیم ہو کر ان کو پہنچے گا یا ہر ایک کو پورا پورے گا؟ آپ نے جواب دیا کہ سب کو پورا پورا ملے گا۔ اور یہی تعالیٰ کے لیے پایاں فضل و کرم سے بعید نہیں مگر کسی نے دلیل میں کوئی نص ذکر نہیں کی اور ظاہر ہے کہ مسئلہ قیاسی ہے نہیں۔ اس لیے بدون نص اس میں کوئی حکم کیا جاسکتا۔ البتہ حدیث طبرانی إِذَا تَصَدَّقَ أَحَدُكُمْ صَدَقَةٌ تَطَوُّعًا فَلْيَجْعَلْهَا عَنْ أَبِيهِ فَيَكُونَ لَهُمَا أَجْرُهَا وَلَا يَنْقُصُ عَنْ أَجْرِ شَيْءٍ۔ کے ظاہر الفاظ سے عدم تجزی پر دال کیا جاسکتا ہے کیونکہ اجر با کا مرجع صدقہ ہے جس کا حقیقی مفہوم کل الصدقہ ہے نہ کہ جزء الصدقہ اور لہما سے متبادر اور شایع اطلاق کے وقت کل واحد ہوتا ہے اور مجموعہ اراد ہونا محتاج قرینہ ہوتا ہے اور قرینہ کا فقدان ظاہر ہے، پس معنی یہ ہوتے کہ دونوں میں سے ہر ہر واحد کو پورے صدقہ کا اجر ملے گا۔ (کمالات اشرفیہ صفحہ ۳۹۲)

ایک مرتبہ مجلس میں اس کا تذکرہ آیا کہ ایصالِ ثواب سے موصل کے ثواب میں کچھ کمی نہیں ہوتی بلکہ ایصالِ ثواب کا الگ مزید ثواب ملتا ہے نیز جن جن کو ایصال کیا جاتا ہے سب کو اتنا اتنا ثواب مل جاتا ہے اس کی تائید میں مولانا رومی رحمۃ اللہ

علیہ کا یہ شعر پڑھا ہے

درمعانی قسمت و افراد نیست درمعانی تجزیہ و اعداد نیست

اس کی حسی مثال یہ ہے کہ مثلاً ایک چراغ سے ہزار چراغ روشن ہو سکتے ہیں اور ایک استاد ایک وقت میں سو شاگردوں کو تعلیم دے سکتا ہے نہ اس چراغ کی روشنی میں کچھ کمی آتی ہے نہ استاد کے علم میں۔ (کمالاتِ اشرفیہ صفحہ ۳۱۵)۔ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایصالِ ثواب جس کی تقسیم، عدم تقسیم میں کوئی نقص ہی نہیں اور اس میں اختلاف ہو اپنے، یہی فرمایا تھا کہ ہم کو اللہ تعالیٰ سے یہی امید ہے کہ جب ہم چند آدمیوں کو ایک عمل کا ثواب پہنچاتے ہیں تو سب کو برابر ہی پہنچتا ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں کچھ کمی تھوڑا ہے۔ (آدابِ المصاب تسلیمۃ الاحباب صفحہ ۳۲)

عباداتِ مالیہ کا ثواب افضل ہے

عباداتِ مالی کا ثواب پہنچنا
اہل حق کے نزدیک متفق علیہ

تھے اس لیے افضل ہے دوسرے اس میں نفع تعدی بھی ہے۔ تیسرے عبادتِ مالی میں نفس پر گرائی زیادہ ہوتی ہے اور عبادتِ بدنی کے ایصالِ ثواب میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اختلاف ہے۔ (کمالاتِ اشرفیہ صفحہ ۱۳۳)۔ لہذا ہمارے امام عظیم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دونوں قسم کی عبادت کا ثواب پہنچتا ہے بہر حال عبادتِ مالیہ کے ثواب کی فضیلت مردہ کے حق میں اس وجہ سے ثابت ہے۔ (کمالاتِ اشرفیہ صفحہ ۱۹۰)

بلکہ جن علماء سے کلام منقول ہے مقصود ان کا حکم گانا نہیں بلکہ محض بعض احتمالات کی قرینیت کو بیان کرنا ہے
(امداد الفتاویٰ جلد ۱ صفحہ ۱۳۹)

بلکہ حدیث قدسی ہے اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِ بَنِي يَمِينٍ قَدْ فَرَمَاتِي فِي سَبْعَةِ مِائَاتِ بَنِي بَدْرٍ
کے گمان کے نزدیک ہوں۔ (اختر قریشی غفرلہ)

ایصالِ ثواب کا ایک ادب | ادب یہ ہے کہ کچھ پڑھ کر علیحدہ بھی صرف حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وبارک وسلم کی روح مبارک کو ثواب بخش دیا کرو خواہ زیادہ کی ہمت نہ ہو مثلاً تین بار قل ہو اللہ بڑھو ایک کلام مجید کا ثواب پہنچ جائے گا (کمالات اشرفیہ صفحہ ۱۹۰)

ایصالِ ثواب کے بارے میں حکیم الامت تھانویؒ کا معمول مبارک

فرمایا میں جو کچھ روزمرہ پڑھتا ہوں اس کا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تمام صحابہ کرام، اور تمام انبیاء و صلحاء و عام مسلمان و مسلمات کو جو مرچکے یا موجود ہیں یا آئندہ پیدا ہوں گے سب کو بخش دیتا ہوں اور کسی خاص موقع پر کسی خاص مردے کے لیے بھی کچھ علیحدہ پڑھ کر بخش دیتا ہوں۔ (کمالات اشرفیہ صفحہ ۱۹۱)

ارواحِ بزرگان کے ایصالِ ثواب میں نیت | اگر بلا کشتی ص اہتمام اور

بلا قید کسی تاریخ یا مہینہ کے بذریعہ طعام غریب و مساکین، یا زرق نقد بطور امداد غریب و مساکین کے بزرگانِ سلف کو ایصالِ ثواب کیا جائے تو موجبِ ثواب ہے مگر یہ نیت نہ ہو کہ اس عمل سے ان کی ارواحِ طیبہ سے فیض ہو گا گو طہنی ہی سہی۔

(تربیت السالک حصہ ہفتم صفحہ ۲۲، بواور لنوا اور جلد ۱ صفحہ ۶۲ مطبوعہ دیوبند)

قبر پر جا کر ایصالِ ثواب | قبر پر جا کر ایصالِ ثواب کرنے میں تین مصلحتیں ہیں

۱۔ قبر پر جا کر فاتحہ پڑھنے سے علاوہ ایصالِ ثواب کے خود پڑھنے والے کو

یہ فائدہ ہوتا ہے کہ وہاں ہتھنار موت کا زیادہ ہوتا ہے۔

۲۲ ہٹنی مصلحت یہ بچے مردہ کو ذکر سے اُٹس ہوتا ہے خواہ آہستہ آہستہ پڑھا جائے یا زور سے حق تعالیٰ مردہ کو آواز پہنچا دیتے ہیں۔ یہ بات اولیاء اللہ کے ساتھ خاص نہیں بلکہ عام مسلمین بھی سنتے ہیں کیونکہ مرنے کے بعد روح میں نسبت حیات کے کسی قدر ایک اطلاق کی شان پیدا ہو جاتی ہے اور اس کا ادراک بڑھ جاتا ہے مگر نہ اتنا کہ کوئی ان کو حاضر و ناظر سمجھنے لگے۔

۲۳ ذکر کے انوار جو پھیلتے ہیں اس سے بھی بڑھ کر راحت پہنچتی ہے۔

(ملفوظات کمالات اشرفیہ صفحہ ۱۹۰)

قبر پر ایصالِ ثواب کس طرح کرنا چاہیے؟
قبر کی طرف پشت کر کے فاتحہ پڑھنا

چاہیے تاکہ مردہ کا مواجہ ہو۔ (فیوض الرحمن صفحہ ۱۲۳)

قبر پر ویسے ہی دُعا کرنا اور ثواب پہنچا دینا چاہیے۔ قبر کی طرف منہ کر کے اور ہاتھ اٹھا کر دُعا کرنے کو فقہات نے منع کیا ہے اس میں صاحبِ قبر سے استفادہ کا شبہ ہوتا ہے ہاں قبر کی طرف پشت کر کے دُعا مانگنا جائز ہے۔ اسلام میں توحید کی بے حد حفاظت کی گئی ہے مگر لوگ خیال نہیں کرتے گڑ بڑ کرتے ہیں۔ ان ہی باتوں سے بدعات پیدا ہو گئی ہیں۔ (الافاضات الیومیہ ملفوظ صفحہ ۹۹ جلد ۵)

اکثر عوام حضرت اولیاء اللہ کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ کر اس نیت سے فاتحہ نیاز دلاتے ہیں کہ ان سے ہماری کار براری ہوگی، ہمارا رزق بڑھے گا اور اولاد کی عمر بڑھے گی، ہر مسلمان جانتا ہے کہ اس طرح کا عقیدہ شرک ہے۔ (صلح ارسوم صفحہ ۱۱)

اکثر عوام کی عادت ہے کہ بہت سے طعام میں سے تھوڑا کھانا کسی طباق بلخونان میں رکھ کر اس کو روبرو رکھ کر فاتحہ وغیرہ پڑھتے ہیں۔ کیا نعوذ باللہ تعالیٰ سخی شانہ کو نمونہ دکھلائے مقصود ہے کہ اس قسم کا کھانا دیگ میں ہے کیونکہ ایصالِ ثواب تو ساری دیگ کا کرنا مقصود ہے نہ کہ سامنے موجود کھانے کا۔ ورنہ موجودہ کھانے کے علاوہ بقیہ دیگ کا کھانا ضائع ہوگا۔ غرض یہ حرکت محض رواج کی پابندی ہے اور پابندی بھی ایسی کہ عوام سمجھتے ہیں کہ محض اس ہیئت خاصہ کے ثواب بھی ختم ہونے لگے گا۔ اس لیے یہ قابل ترک ہے جب کہ طعام کے علاوہ روپیہ، کپڑا یا غلہ کے ایصالِ ثواب کے وقت اس قسم کی فاتحہ کا اہتمام نہیں کیا جاتا اور نہ روبرو رکھا جاتا ہے یہ تکلف تو صرف طعام و شیرینی میں کیا جاتا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھو اصلاح الرسوم صفحہ ۱۲۰۔

ایک عادت اور رواج یہ ہے کہ کھانا کھلانے و دینے کے قبل بطریق متعارف چند مخصوص سورتیں کھانا سامنے رکھ کر بخشتے ہیں۔ جب کھانا پاک کر تیار ہوا ہے اور بھی تک کسی کو نہیں کھلایا گیا تو ایصالِ ثواب کس چیز کا کیا جا رہا ہے کیونکہ ایصالِ ثواب کی حقیقت میں بیان ہو چکا ہے کہ ایک شخص نے کوئی نیک کام کیا اس کو کچھ ثواب ملنے کی توقع ہوئی جو کچھ ثواب اس کو ملا اس نے اپنی طرف سے دوسرے کو بخش دیا۔ اگر کہا جائے کہ نیت کھلانے کی ہے اس لیے یہ اہتمام کیا جا رہا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ نیت تو کھانا پکانے سے قبل بھی ہو چکی تھی پھر اس کھانے کے وقت یہ تکلف کیوں بڑھا جاتا ہے؟ غرض یہ حرکت محض لغو اور بے معنی ہے جو قابل ترک ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھو اصلاح الرسوم صفحہ ۱۲۱، ۱۲۲۔

تخصیصات و تعینات کا ضروری سمجھنا مثلاً شبِ برات میں حلوہ عاشورہ

محرّم میں کچھڑا وغیرہ اسی طرح معین تاریخوں کا اہتمام مثلاً گیارہویں یا مردہ مرنے کے بعد تیجہ، دسواں، بیسواں، چالیسواں، برسی وغیرہ واجب التکر رسومات ہیں جس میں رسم و رواج کی پابندی، ریا و تفاخر و مکروہات و قیودات شامل ہیں شریعت میں ان کی کچھ اصل نہیں بلکہ تردد ناجائز ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحفہ الموحّدین میں ایصالِ ثواب

اختتام پر نصیحت

کے بیان میں بلبل شیرازی کا عجیب شعر نقل کیا ہے
برگ عیش بگو و خوش فریس کس نیاروز کس تو پیش فریس
یعنی عیش کے سامان مرنے سے قبل اپنی قبر میں تو خود بھیج لے کیونکہ کوئی کسی کے کام نہیں آتا اس لیے تو اپنا سامان خود بھیج لے۔

اس دور میں تو مذکورہ شعر حقیقت کا مصداق ہے اس لیے ہمیں مرنے کے بعد یہ توقع نہیں رکھنی چاہیے کہ کوئی ہمارے لیے ایصال کرے گا گویا اس کا مصداق ہونا چاہیے

طمع فاستح از خلق ندریم نیاز
عشق من از پس من فاتحہ خاتمِ قلبیت

آج کل اپنے احباب و اقربا و جمیع مسلمین و مومنات کو ایصالِ ثواب کا ہتمام بہت ہی کم کیا جا رہا ہے۔ گویا مرتے ہی بھول جاتے ہیں۔ ایصالِ ثواب کا بطریق شروع بلا فساد عقیدہ، بلا تخصیص ایام و بلا قید رسومات کا ضرور اہتمام کرنا چاہیے کیونکہ ہمارے پیرانِ پیر شیخ المشائخ حضرت امدا اللہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہ کا ارشاد ہے:
گاہ گاہ عوام مسلمین کی قبروں پر جا کر ایصالِ ثواب کریتے۔ (ضیاء اقلوب)

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات میں فرماتے ہیں کہ عالم برزخ بلاشبہ مومن کے حق میں بڑی نعمت ہے کہ اپنے اعمال تو مرنے کے بعد ختم ہو جاتے ہیں لیکن احباب کی دُعائیں و ایصالِ ثواب اس تک پہنچتی رہتی ہیں البتہ کافر کو ایصالِ ثواب سے کچھ فائدہ نہیں پہنچ سکتا یہ صرف مسلمان کے لیے خاص ہے۔

اللَّهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا نَحِبُّ وَتَرَضَى - آمین

تمسیح الحسیر

کوچ ہاں لے بے خبر ہونے کو ہے
 تابہ کے غفلت سحر ہونے کو ہے
 باندھ لے تو شہ سفر ہونے کو ہے
 ختم ہر فرد بشر ہونے کو ہے
 ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
 کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

مجدوب بے عزم اللہ علیہ

ایصالِ ثواب کا طریقہ

دُرود شریف کا پڑھنا نیکی ہے پورے قرآن پاک کا پڑھنا نیکی ہے سورۃ یسین کا پڑھنا نیکی ہے سورۃ فاتحہ (الحمد شریف) اور سورہ اخلاص (قل هو اللہ) کا پڑھنا نیکی ہے سبحان اللہ کہنا نیکی ہے کسی کو کھانا کھلانا نیکی ہے کسی کو پچڑے پہنا دینا نیکی ہے کسی کو راستہ بتلا دینا نیکی ہے۔ راستے کا پتھر ہٹا دینا نیکی ہے دین کی بات دوسروں تک پہنچانا نیکی ہے غرض انسان جو بھی نیک کام کرتا ہے اس نیک کام کا ثواب اُس شخص کو ہوتا ہے۔

ابنہ آدمی جس نے کوئی بھی نیک عمل کیا ہے وہ دُعا مانگے کہ اے اللہ! میری اس عبادت کو قبول فرما اور اس کا ثواب آتے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش فرما اور اس کا ثواب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفل سے آپ کی آل پر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر اولیاء کرام جڑ اللہ علیہ درمیر جملہ رشتہ داروں کل مسلمان مرد اور عورتوں کی رُوح کو پہنچا خصوصاً اس کا ثواب جس آدمی کو پہنچانا چاہیں نام لیکر، اُس شخص کو پہنچا۔ آمین!

مہربانے پر اخصیبتل شہیل عشرہ مذکورہ

مندرجہ ذیل کتابوں کے اہتمام سے مور عشرہ مذکورہ بالا پر عمل میں شان اللہ سہو ہوگی

د : دعا کا خاص اہتمام کرنا۔ بالخصوص فرض نمازوں کے بعد اور اسی طرح تلاوت کلام پاک کے بعد۔

ب : اللہ تعالیٰ کے انعامات کو سوچنا (کم از کم ۵ منٹ) مثلاً انسان بنایا، پھر معاش ایسی دی کہ لاکھوں سے بہتر حالت ہے، پھر نعمت ایمان دے کر کروڑوں بلکہ اربوں سے بہتر بنایا، اس کے بعد خصوصی نعمتوں کو سوچے۔

ج : مطالعہ سیرت سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم مثلاً سیرت تمام الانبیاء (اوجز السیر) مولفہ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مفتی اعظم پاکستان، و مطالعہ سیرت صحابہ راشدین رضی اللہ عنہم و اولیاء فارین رحمہم اللہ تعالیٰ۔

د : اہتمام صحبت صالحین و متقین۔

ه : محبت کاملین و محبین۔

و : مکاتبت باعالین و مصلحین۔

ز : مطالعہ کتب و ملفوظات اکابرین بالخصوص ۱۔ اسوۃ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

۲۔ جزاء الاعمال ۳۔ حقوق الاسلام ۴۔ حیوۃ المسلمین ۵۔ حکایات صحابہ۔

۶۔ تبلیغ دین مثنیٰ ۷۔ فضائل تبلیغ ۸۔ الافاضات الیومیہ ۹۔ حسن العزیز

۱۰۔ انفاس عیسیٰ ۱۱۔ سلسلہ مواعظ تبلیغ۔

دینی تعلیم ترتیب اہمیت

ہمارے ملک میں چھوٹے بڑے دینی مدارس و مکاتب کا ایک سلسلہ قائم ہے جو کہ قیامت و رستگاری اور تولی علی اللہ توکل علی اللہ کو اپنا سرکار بنا لے کر دینی تعلیم و تربیت کے اہم کام میں مصروف ہیں ان مدارس نے دین اسلام کا اس کے مزاج و کردار اور فوری خصوصیات کے ساتھ صرف تحفظ ہی نہیں کیا بلکہ امت کے کروڑوں افراد اور ان کی آنے والی نسلوں کی حیات ایمانی اور اسلامی تہذیب و تمدن سے وابستگی میں جو نمایاں کردار ادا کیا ہے وہ تاریخ کا ایک زریں باب ہے اس کے باوجود ایک بے شکہ ایسا ہے جو دینی مدارس کی افادیت کا قائل نہیں ہے ساتھ ہی ان کے وجود کو غیر ضروری سمجھتا ہے چنانچہ اکی یہ کوشش کرتی ہے کہ ان مدارس و مکاتب کو جدید تعلیم کے لیے استعمال کیا جائے جو کہ ملک ملت کے حق میں غنیدہ ہوگا۔

اس سلسلہ میں حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ قدسہ کا درج ذیل ارشاد گرامی مشعل راہ ہے۔

اس میں ذرا شبہ نہیں کہ اس وقت علوم دینیہ کے مدارس کا وجود مسلمانوں کے ایسے ہی بڑی نعمت ہے کہ اس سے فوق مقصود نہیں دنیا میں اگر اسلام کی بقا کی کوئی صورت ہے تو یہ مدارس ہیں کیونکہ اسلام نام ہے خاص عقائد و اعمال کا جس میں دیانت، معاملات، معاشرت اور اخلاق سب داخل ہیں اور ظاہر ہے کہ عمل موقوف ہے علم پر اور علوم دینیہ کی ہر چند کئی نغصہ مدارس پر موقوف نہیں مگر حالات وقت کے اعتبار سے ضرور مدارس پر موقوف ہے۔

ایک اور موقع پر فرماتے ہیں کہ مدارس اسلامیہ میں بے کار پڑے رہنا بھی انگریزی میں مشغول ہونے سے لاکھوں کروڑوں درجہ بہتر ہے اس لیے گولیاقت اور کمال حاصل نہ ہو لیکن کم از کم عقائد تو غربت ہوں گے اور مسجد کی جا رو بکشی اس وکالت اور پیٹری سے بہتر ہے جس میں ایمان میں تزلزل ہو اور خدا رسول صحابہ اور بزرگان دین کی شان میں بے ادبی ہو جو انگریزی کا اس زمانہ میں اکثر یہی بلکہ لازمی نتیجہ ہے ہاں جس کو دین ہی کے جانے کا غم نہیں وہ جو چاہے کہے اور کرے۔ ۲۷

۱۷ تجدید تعلیم و تبلیغ صفحہ ۶۶ ۲۷ تجدید تعلیم و تبلیغ صفحہ ۱۷۷

القول العجز

سختی راہ سے ڈراں اگر ذرا ہمت تو کر

گامزن ہونا ہے مشکل راستہ میں نہیں

گام کر خود کا پہنچا دیتا ہے انجام تک

ابتدا کرنا ہے مشکل آخر تک نہیں

مجزوب رحمۃ اللہ علیہ

القول العزيم

جو اکبر سلامی کا ہے زبیر مسلم

کہ ہر چیز نوزوں ہے اپنے محل میں

یہ اعمال بد کی شے ہے یاد اس دن

جس میں تیر بھی جوتے جاتے ہیں ہل میں

مجاذیب رحمۃ اللہ علیہ